

کلاس:	میٹرک	سمسٹر:	بہار 2024ء
کورس کوڈ:	علمِ تعلیم (215)	اسائنمنٹ:	04
بلال بک سنٹر 0321-4106060			

سوال 1: تدریس کے جدید نظریہ کی وضاحت کریں۔ نیز تدریس کی خصوصیات پر مفصل نوٹ لکھیں۔ **بلال بک سنٹر 0321-4106060**

جواب: جدید نظریہ تدریس:

- 1- تدریس کا جدید نظریہ ترقی پسند اور جمہوری ہے۔ اس میں طلبہ کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔
- 2- اس میں تدریس کا مقصد محض بچوں کی ذہنی نشوونما ہی نہیں بلکہ ان کی مکمل نشوونما ہے۔ اس میں تعلیم کے ہر مرحلے پر بچوں کی ضروریات کا خیال رکھا جاتا ہے۔ انہیں صرف آئندہ زندگی کیلئے ہی تیار نہیں کیا جاتا بلکہ ان کی موجودہ نفسیاتی ضرورتیں پوری کرنے کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔
- 3- قدیم نظریے کے برعکس استاد کی جگہ بچوں کو مرکزی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ اس کے باوجود استاد کی اہمیت کم نہیں ہوتی۔
- 4- بچے اپنے ہاتھ سے کچھ کرتے اور سیکھتے ہیں۔ استاد ان کی رہنمائی کرتا ہے۔ استاد کوئی اجنبی اور غیر مانوس شخصیت نہیں ہوتا۔ وہ مختلف قسم کی سرگرمیاں ترتیب دیتا ہے جس پر طلبہ عمل کر کے دلچسپی کے ساتھ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔
- 5- اس نظریے کے مطابق استاد اپنی شخصیت کو طلبہ پر مسلط نہیں کرتا بلکہ پس منظر میں رہتا ہے۔
- 6- اس نظریے کے تحت طلبہ آزادی کے ساتھ اپنی اپنی رفتار سے ترقی کرتے ہیں۔ استاد کا کام طلبہ کی رہنمائی کرنا ہوتا ہے وہ ان کی سرگرمیوں کو ٹھیک راستے پر لگائے رہتا ہے۔
- 7- یہاں استاد طلبہ کو معلومات رٹنے پر مجبور نہیں کرتا بلکہ ان کیلئے مناسب ماحول پیدا کرتا ہے۔
- 8- اس نظریے سے عملی سرگرمیوں کے ذریعے طلبہ کی انفرادی صلاحیتوں کی نشوونما کا بندوبست کیا جاتا ہے۔
- 9- فرسودہ طریقہ کار میں محض درسی کتابوں کی تدریس پر زور دیا جاتا ہے لیکن جدید تقاضوں کے مطابق استاد کو بچوں کی عمر، ان کی ذہنی استعداد، رجحانات اور میلانات کو بھی مد نظر رکھنا پڑتا ہے۔
- 10- اس خیال کو اب سختی سے رد کر دیا گیا ہے کہ سختی سے بچنے کی تربیت آسان ہو جاتی ہے۔ سختی اور تشدد سے بچے کی شخصیت مسخ ہو جاتی ہے۔
- 11- استاد کا کام روایتی طریقہ تدریس کی نسبت آسان نہیں ہوتا بلکہ زیادہ مشکل ہو جاتا ہے۔ اس کی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں۔ اسے بچوں کی نفسیات کے مطابق ان کی صلاحیتوں، استعداد اور رجحان کو مد نظر رکھتے ہوئے سرگرمیوں کا انتظام کرنا اور رہنمائی کرنا ہوتا ہے جو کافی مشکل کام ہے۔
- 12- جدید نظریہ تدریس کے مطابق بچے میں اچھی عادتیں پیدا کرنے اور مہارتیں سیکھنے میں اس کی مدد کرنے کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔
- 13- کوشش کی جاتی ہے کہ بچے کی قوت فکر کو ترقی دی جائے تاکہ وہ سوچ سمجھ کر فیصلے کر سکے اور زندگی میں پیش آمدہ مسائل کو حل کرنے کے قابل ہو جائے۔ اس میں خود اعتمادی پیدا ہو۔ وہ دوسروں کے ساتھ مل کر کام کرنا سیکھ جائے۔ اس طرح معاشرتی ہم آہنگی پیدا ہو جاتی ہے۔
- 14- جدید نظریہ تدریس میں کردار کی تشکیل اور سیرت بنانے کی طرف دھیان دیا جاتا ہے۔ بچوں کو کھیل کود کے مواقع فراہم کئے جاتے ہیں۔ وہ مدرس کی مختلف سرگرمیوں میں شریک ہو کر اپنے رجحانات و میلانات کے مطابق فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس طرح نہ صرف ان کی نشوونما ہوتی ہے بلکہ ذہنی، اخلاقی، روحانی اور ہمہ گیر تربیت بھی ہوتی ہے۔
- 15- طلبہ کو علم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ عمل کی طرف بھی راغب کیا جاتا ہے اور ان کو معاشرے کا مفید اور کارآمد رکن بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

تدریس کی خصوصیات: مختلف ماہرین تعلیم نے کامیاب تدریس کی جن خصوصیات پر اتفاق کیا ہے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

تدریس وقت اور زمانے سے ہم آہنگ ہو: اچھی تدریس کی یہ خوبی ہوتی ہے کہ وہ وقت اور ماحول سے مطابقت رکھتی ہے۔ اگر زمانے کی ضروریات طلبہ کے ماحول اور معاشرتی قدروں کی خلاف ورسی کا عمل سرانجام پائے تو اس کے اثرات نہ صرف غیر مؤثر ہوتے ہیں بلکہ طلبہ بھی اس تدریس سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ اچھی تدریس میں وقت یعنی مقررہ پیریڈ کا بھی خیال رکھا جاتا ہے اور معین وقت کے اندر تدریس امور سرانجام دیئے جاتے ہیں۔

تدریس روزمرہ زندگی سے تعلق رکھتی ہو: مؤثر تدریس وہی ہوتی ہے جس کا تعلق روزمرہ زندگی سے ہو۔ تدریس کے دوران طلبہ کو ایسی معلومات اور باتوں کا علم دیا جائے جو ان کی زندگی میں کام آنے والا ہو نیز ان میں وہ عادات اور رجحانات پیدا کئے جائیں جن سے وہ زندگی میں مفید کام لے سکیں۔

تدریس طلبہ کی سابقہ معلومات سے مربوط ہو: تدریس کی کامیابی کا انحصار طلبہ کے صحیح جوابات اور ان کے خوشگوار رد عمل پر ہوتا ہے۔ صحیح جوابات اور خوشگوار رد عمل اسی وقت ہوگا جب تدریس طلبہ کی سابقہ معلومات سے مربوط ہو۔ ہم آئندہ کی باتیں ان کے ماضی اور سابقہ مواد کے ذریعے ذہن نشین کرا سکتے ہیں۔ تدریس کے دوران کئے جانے والے سوالات کا ربط طلبہ کی سابقہ معلومات اور ان کے ذاتی تجربات سے ہونا ضروری ہے۔

تدریس نشوونما کی قوتوں کی حامل ہو: تدریسی مواد ایسا ہو جس سے طلبہ کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کی نشوونما ہو۔ دوسرے لفظوں میں وہ بچوں کی نشوونما میں مدد و معاون ثابت ہو۔ وہی نفس مضمون تدریسی لحاظ سے مؤثر اور کامیاب سمجھا جاتا ہے جو طلبہ کی تخلیقی، ذہنی، جذباتی اور معاشرتی نشوونما کرتا ہے اور ان میں غور و فکر اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔ اگر کسی تدریس سے طلبہ کے طرز عمل میں کسی قسم کی تبدیلی پیدا نہیں ہوتی تو وہ تدریس ناکام سمجھی جاتی ہے۔

تدریس طلبہ اور اساتذہ کے اشتراک کی حامل ہو: اچھی تدریس میں طلبہ اور اساتذہ تعاون اور اشتراک و عمل کے رشتے میں کج روی یا کمی آجائے تو تدریس غیر مؤثر ہو جاتی ہے۔ استاد اور شاگرد گہرے رشتے کے ذریعے ہی تدریس کے عمل میں پیدا ہونے والی بے شمار ذہنی الجھنوں کو دور کر سکتے ہیں۔

تدریس طلبہ کی دلچسپیوں سے ہم آہنگ ہو: اچھی تدریس میں طلبہ کی دلچسپیوں کا پورا پورا خیال رکھا جاتا ہے۔ اس سے طلبہ خوشی خوشی تدریس کے دوران نفس مضمون کی تفہیم حاصل کر لیتے ہیں۔

تدریس شفقت اور ہمدردی کی حامل ہو: طریقہ تدریس اور دونوں میں استاد کی شفقت اور ہمدردی کو نمایاں مقام حاصل ہوتا ہے۔ اچھی تدریس میں کسی قسم کے جبر و تشدد کا مظاہرہ نہیں ہوتا اور نہ ہی کسی قسم کے منفی جذباتی رد عمل کا اظہار ہوتا ہے۔ جبر و تشدد والی تدریس سے طلبہ میں معلم کی خلاف نفرت اور بغاوت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں اور طلبہ اپنی نامناسب شرارتوں اور ضد سے جماعت کا نظم و ضبط خراب کر دیتے ہیں۔

تدریس میں جمہوری قدروں کا خیال رکھا جاتا ہے: اچھی اور مؤثر تدریس میں جمہوری قدروں کا پورا پورا خیال رکھا جاتا ہے۔ ایسی تدریس میں ہر طالب علم کو خیالات کے اظہار کا موقع دیا جاتا ہے۔ ان کی تخلیقی قوتوں کی ترقی اور نشوونما کیلئے آزادانہ اور پورے پورے مواقع فراہم کئے جاتے ہیں۔

تدریس با مقصد ہو: تدریس اور طریقہ تدریس کسی نہ کسی مقصد کے حصول کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ اچھی تدریس ہمیشہ با مقصد ہوتی ہے۔ اگر اس میں کسی نہ کسی مقصد کو پیش نظر رکھا جائے تو ایسی تدریس کامیابی کے مراحل طے نہیں کر سکتی کیونکہ طلبہ فطری طور پر کسی نہ کسی مقصد کے حصول کیلئے تدریس کی طرف راغب ہوتے ہیں۔

تدریس میں استاد کی شخصیت مؤثر ہو: استاد کی مؤثر شخصیت، مؤثر تدریس کیلئے ضروری سمجھی جاتی ہے کیونکہ استاد کی مؤثر شخصیت بچوں کیلئے بڑی کشش کا باعث ہوتی ہے۔ بہتر شخصیت سے نہ صرف طلبہ متاثر ہوتے ہیں بلکہ یہ تدریس میں بھی معاون ہوتی ہے۔

تدریس بچوں کے عملی تجربات پر مبنی ہو: جدید دور میں طلبہ کو تعلیم کے عمل میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ اس لئے تدریس ایسی ہونی چاہیے جو بچوں کو عمل کی طرف مائل کرے۔ یہ ان کے ذاتی تجربات پر مبنی ہو۔ ایسی تدریس میں بچوں کی پوری پوری رہنمائی کا انتظام ہوتا ہے اور بچے اپنے اپنے سابقہ تجربات اور مشاہدات سے بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔

تدریس میں منصوبہ بندی کا خیال رکھا جائے: اچھی تدریس میں اسباق کی منصوبہ بندی اور منطقی ترتیب کا پورا پورا خیال رکھا جاتا ہے۔ اسباق کی تیاری اور ترتیب میں بچوں کی ذہنی استعداد پیش نظر رکھی جاتی ہے اور ان کی سابقہ معلومات کی روشنی میں تدریس کو عملی شکل دی جاتی ہے۔ باقاعدہ منصوبہ بندی ہی کامیاب تدریس کی ضمانت ہوتی ہے۔

سوال 2: سبقی خاکہ کی اقسام بیان کریں۔ نیز ایک معیاری سبقی خاکہ کی خصوصیات مثالوں کی مدد سے تحریر کریں۔

جواب: سبقی خاکہ: جو استاد اپنے پیشے سے محبت کرتا ہے اور اپنے فرائض کی انجام دہی میں غفلت نہیں برتتا، وہ اپنی تمام قوتیں اپنے فرائض کی تکمیل میں صرف کر دیتا ہے۔ اس مقصد کیلئے وہ سبق پڑھانے سے پہلے اس کی تیاری گھر پر کرتا ہے اور اس کے اشارات لکھ لیتا ہے، ان اشارات کو سبقی خاکہ کہتے ہیں۔ سبقی خاکہ سے مراد سبق کی پہلے سے تیاری اور اسے اشارات کی شکل میں لکھ لینا ہے۔ تیاری کے بغیر سبق پڑھانا تاریکی میں تیر چلانے کے مترادف ہے۔ دوسرے الفاظ میں سبقی خاکہ کی تیاری بھی نصاب کی تیاری کی طرح اہم ہے۔ اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ سبقی خاکہ گویا نصاب کو عملی شکل دینے کا نام ہے۔ اس طرح نصاب تعلیم کے مقررہ مقاصد بھی اس سبقی خاکہ کے ذریعے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

سبقی خاکوں کی قسمیں: اشارات سبقی یا سبقی خاکہ کی تیاری مؤثر تدریس کیلئے بہت ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر تدریس بے مقصد اور بے رنگ ہوتی ہے بلکہ کبھی کبھی استاد کو اس کی غیر موجودگی میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لئے سبقی خاکہ کو دو طرح سے تیار کیا جاسکتا ہے۔

1- زبانی خاکہ 2- تحریری خاکہ

سبق کی تیاری زبانی بھی ہو سکتی ہے اور تحریری بھی۔ زبانی تیاری کا مطلب یہ ہے کہ سبق تیار کیا جائے لیکن اس کے اہم نکات کو نہ لکھا جائے۔ اس طریقے کے حامیوں کے خیال میں زبانی خاکہ تیار کرنے سے وقت کی بچت ہوتی ہے مگر مشکل یہ ہے کہ اس طرح اہم نکات بھول جانے کا بھی امکان ہوتا ہے۔ خصوصاً تدریسی میدان میں نووارد اساتذہ کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہذا سبقی خاکہ کو لکھنا مفید ثابت ہوتا ہے۔

جدید دور میں تعلیمی عمل میں تبدیلی کے ساتھ ساتھ سبقی خاکہ کی صورت میں بھی تبدیلی آرہی ہے۔ مختلف ممالک میں سبقی خاکہ کے نہ صرف تحریری صورت میں تیار کئے جاتے ہیں بلکہ چارٹ اور گراف کی شکل میں بھی تیار کئے جاتے ہیں۔

سبقی خاکہ کی اہمیت:

1- انسان کا حافظہ بہت سی باتیں ایک ساتھ محفوظ نہیں رکھ سکتا، کبھی کبھی وہ خاص باتیں بھی بھلا دیتا ہے۔ جماعت میں پڑھاتے وقت استاد کو جلدی جلدی پڑھانا ہوتا ہے۔ اس طرح یہ امکان موجود ہے کہ وہ کئی اہم نکات بھول جائے۔ لہذا اگر استاد نے سبق کی مناسب تیاری کے بعد اشارات سبقی تیار کئے ہوں تو سبق کی تدریس کامیاب اور مؤثر ہوتی ہے۔

2- اشارات سبقی تیار کرنے سے بہت سے نکات واضح ہو جاتے ہیں۔ الفاظ کے معنی اور مطالب واضح ہو جاتے ہیں۔ کبھی کبھی یہ نکات غیر واضح ہونے کی صورت میں رکاوٹ بن جاتے ہیں اس لئے سبق کو پہلے سے تیار کر لینا مفید ہوتا ہے۔

3- سبقی خاکوں کی مدد سے استاد اپنی تدریس میں انکشافی طریقے کو استعمال کر سکتا ہے۔ اس کے ذریعے طلبہ کی سابقہ معلومات کا جائزہ لے کر نئی معلومات اخذ کروائی جاتی ہیں۔

4- دوران تدریس کچھ پہلو ایسے ہوتے ہیں جن کی وضاحت کیلئے ضرورت سے زیادہ تفصیل کی ضرورت ہوتی ہے اور موضوع سے ہٹ کر بحث کرنی پڑتی ہے۔ کبھی کبھی استاد اسی مقصد کیلئے موضوع سے ہٹ جاتا ہے اور اگر اس نے اشارات سبقی تیار کئے ہوں تو وہ اپنا سبق پھر اسی جگہ سے شروع کر سکتا ہے جہاں سے اس نے چھوڑا تھا۔

5- تدریس کے دوران استاد کے ذہن میں خیالات اٹھتے رہتے ہیں ان میں کوئی ربط و ترتیب نہیں ہوتی۔ ان کو ترتیب دینے کیلئے انہیں لکھ لیا جاتا ہے۔ اس طرح خیالات منظم اور مربوط ہو جاتے ہیں۔

6- اشارات سبق کی مدد سے استاد اپنی تدریس کو مؤثر بنا سکتا ہے۔ یہاں استاد کو یہ خیال رکھنا چاہیے کہ وہ ایک ہی سبقی خاکہ بار بار استعمال کرے بلکہ اس میں مناسب ترمیم و اصلاح کرتا رہے اور سبق کو زیادہ سے زیادہ مؤثر بنانے کی کوشش کرے۔

سوال 3: (ا) ہم نصابی سرگرمیوں کا مفہوم و اہمیت بیان کریں۔

بلال بک سنٹر 0321-4106060

جواب: ہم نصابی مشاغل کا مفہوم اور اہمیت: ہم نصابی مشاغل سے مراد وہ مشاغل یا سرگرمیاں ہیں جو بظاہر نصاب تعلیم میں شامل نہیں لیکن ان کے بغیر تعلیم و تربیت نامکمل اور غیر مؤثر ہو کر رہ جاتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم نصابی مشاغل کی تدریس ایک مضمون کی طرح کمرہ جماعت میں نہیں کی جاسکتی لیکن اس سے ان کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

کچھ عرصہ پہلے ہم نصابی مشاغل کو زائد نصاب مشاغل کا نام دے کر بیکار سمجھا جاتا تھا۔ یہ خیال عام تھا کہ ان کا نصاب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہی وجہ تھی کہ کتاب سے ہٹ کر جملہ مشاغل کو غیر نصابی سرگرمیوں کا نام دیا جاتا تھا۔ لہذا ان کی تنظیم اور ترقی کیلئے کوئی کوشش نہیں کی جاتی تھی۔ طلبہ کی مرضی پر تھا کہ ان میں حصہ لیں یا نہ لیں۔

زمانے کے ساتھ ساتھ انداز فکر میں تبدیلی پیدا ہوئی۔ یہ محسوس کیا جانے لگا کہ تعلیم محض چند کتابیں پڑھا دینے کا نام نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد بچوں کو ایسے مواقع اور رہنمائی مہیا کرنا ہے جن سے فائدہ اٹھا کر وہ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں۔ اس طرح وہ اپنی ذہنی اور جسمانی قوتوں کو پیدا کر سکیں۔ موجودہ نظریہ کے تحت کھیل کے میدان کو بغیر چھت اور دیوار کا کمرہ کہا جاتا ہے۔ جہاں کمرہ جماعت میں ایک طالب علم حقائق سے واقفیت حاصل کرتا ہے تو کھیل کے میدان میں اس کی جذباتی اور اخلاقی نشوونما ہوتی ہے اس میں مقصد سے لگن، حوصلہ مندی، اتحاد، محنت اور اطاعت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ یہ چیزیں تعلیم و تربیت کا ایک اہم حصہ ہیں۔

(ب) ہم نصابی سرگرمیوں کی تنظیم کے وقت کن باتوں کو مد نظر رکھنا ضروری ہے؟ بیان کریں۔

بلال بک سنٹر 0321-4106060

جواب: نصابی سرگرمیاں:

- 1- حمد و نعت خوانی کے مقابلے۔
- 2- میلاد النبی ﷺ۔
- 3- قرأت کا مقابلہ۔
- 4- اسلامی نیلام گھر۔ یعنی اسلامی موضوعات پر سوالات کے جوابات حاصل کرنا۔
- 5- اسلامی بزرگوں کے ایام کی محفلیں۔

قومی و معاشرتی سرگرمیاں:

- 1- معاشرتی تقاریب۔ اسکول کی کامیابی کی تقاریب۔ شاندار سالانہ نتائج کی تقریب۔ کسی مخیر شخصیت کے ساتھ ایک شام۔ کسی سماجی شخصیت کے ساتھ ملاقات کی تقریب۔ قومی رہنماؤں کی یاد میں جلسے اور تقریری مقابلے، یوم پاکستان، یوم آزادی، یوم دفاع، یوم جمہوریت وغیرہ وغیرہ۔
- 2- اسکاؤٹنگ، اسکول میں امداد باہمی کی انجمن، گرلز گائیڈنگ، جونیئر ہلال احمر۔
- کھیل کود کی سرگرمیاں:
- 1- مختلف کھیلوں کے میچ۔ داخلی اور خارجی ٹیموں سے مقابلہ۔

2- جسمانی بناوٹ کا مقابلہ جسمانی صحت کی نمائش۔

3- مختلف کھیل کے مقابلے مثلاً لمبی چھلانگ، اونچی چھلانگ، مختلف فاصلے کی دوڑیں اور جسمانی ورزشیں وغیرہ۔ کشتی رانی، مکہ بازی، جسمانی کرتبوں کا مظاہرہ وغیرہ وغیرہ۔

مختلف مشاغل:

1- (1) ٹکٹ جمع کرنا (2) مختلف پھولوں کی پیتیاں جمع کرنا (3) مختلف قسم اور رنگ کی تنلیاں جمع کرنا۔

2- فوٹو گرافی، مصوری، نقاشی، مجسمہ سازی، ماڈل سازی۔

3- ادبی مشاغل مثلاً کہانی نویسی، افسانہ نگاری، شعر و شاعری کرنا، قلمی دوستی۔

دیگر مشاغل: باغبانی کرنا، قدرتی مناظر کی سیر کرنا، دریا میں نہانا، سمندر سے سپیاں جمع کرنا، موسیقی سیکھنا، چڑیا گھر کی سیر کرنا وغیرہ وغیرہ۔

چند اہم ہم نصابی سرگرمیاں: کامیاب اور تدریس سے دلچسپی رکھنے والے اساتذہ موقع کی مناسبت سے اپنے طلبہ کیلئے کئی ایک ہم نصابی سرگرمیوں یا سماجی مشاغل کا اہتمام کر لیتے ہیں۔ تاہم ان کی آسانی کیلئے ذیل میں ایک فہرست دی جا رہی ہے۔ ان میں سے وقت کی ضرورت کے مطابق انتخاب کیا جاسکتا ہے:

- | | |
|---|--|
| 1- مختلف اخلاقی اور سبق آموز کہانیوں کا سنانا | 2- مختلف دیسی کھیل وغیرہ |
| 3- باغبانی | 4- دستکاری |
| 5- ہلال احمر | 6- انجمن صفائی |
| 7- انجمن جماعت | 8- اپنی مدد آپ |
| 9- دوستی کی انجمن | 10- اساتذہ و طلبہ کی انجمن |
| 11- ٹکٹیں جمع کرنا | 12- سکے جمع کرنا |
| 13- پرندوں کے پر جمع کرنا | 14- مختلف پھول اور بیج جمع کرنا |
| 15- مختلف دستکاری کے نمونے جمع کرنا | 16- اہم شخصیات اور مقامات کی تصاویر جمع کرنا |
| 17- ماڈل سازی کرنا | 18- مصوری و نقاشی |
| 19- نیلی چڑیا | 20- حرکاتی گیت |
| 21- نقالی وغیرہ | 22- سادے ڈرامے اور تمثیل |
| 23- مختلف معاشرتی قدروں کے بارے میں پروگرام | 24- تقاریر وغیرہ |
| 25- تحریری مقابلے | |

سوال 4: تدریسی معاونت کے مقاصد مختصر بیان کریں۔ نیز تصاویر، نقشے، چارٹس، اصل اشیا اور **بلال بک سنٹر 0321-4106060** ماڈل کے دیرپا استعمال اور حفاظت کیلئے تجاویز دیں۔

جواب: تدریسی معاونت و تدابیر کی قسمیں: موجودہ زمانے میں سائنسی علوم نے بجلی کی تیزی کے ساتھ ترقی کی ہے۔ تمام علوم کی حدیں بہت پھیل گئی ہیں۔ پہلے زمانے کی سادہ دستکاری کی جگہ پیچیدہ فنی مہارتوں نے لے لی ہے۔ اس صدی کے شروع ہی میں یہ محسوس ہونے لگتا تھا کہ موجودہ دور کی تعلیمی ضرورتیں پوری کرنے کیلئے پرانی قسم کا تدریسی مواد کام نہیں دے سکتا۔ دو عالمی جنگوں نے اس احساس کو بہت شدید بنا دیا۔ ان تدریسی معاونت و تدابیر کی مدد سے ایک زبردست تعلیمی مہم شروع کی گئی۔ مہم کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کو سائنسی علوم کے بنیادی اصولوں اور مفید ٹیکنیکل مہارتوں سے اچھی طرح باخبر کیا جائے۔ یہ مہم بڑی کامیاب رہی۔ اس کے طفیل امریکی قوم وہ پیچیدہ ٹیکنیکل مہارتیں سیکھ گئی جو جدید اسلحہ کے تیار کرنے اور اس کے استعمال میں کام دیتی ہیں۔ نتیجہ امریکہ کی فتح کی شکل میں نکلا۔

جدید سمعی و بصری مواد کا استعمال: جنگ ختم ہو جانے کے بعد جدید سمعی بصری مواد (تدریسی معاونات کی تدابیر) سکولوں اور کالجوں میں استعمال ہونے لگا۔ یہ تحریک اب تک زوروں پر ہے۔ ترقی یافتہ ملکوں میں سمعی بصری مواد سے استاد پورا کام لے رہے ہیں۔ ان چیزوں میں تختہ سیاہ، درسی کتاب، تختہ اطلاعات، فلائین بورڈ، تصاویر، چارٹ، نقشے، ماڈل وغیرہ بصری مواد کہلاتا ہے۔ ریڈیو، ٹیپ ریکارڈر وغیرہ سمعی مواد ہے اور متحرک فلم، ٹیلیویشن اور ڈرامے کا تعلق سننے اور دیکھنے دونوں سے ہے۔ ذیل میں ان مفید چیزوں کا سرسری جائزہ لیا جائے گا۔

1- **تختہ تحریر:** ہمارے مدارس میں تختہ تحریر کا استعمال بہت زیادہ ہے۔ یہ تدریسی معاون سستا بھی ہے اور مفید بھی۔ اگر تختہ تحریر کو محتاط اور موثر طریقے سے استعمال کیا جائے تو یہ ہر مضمون کی تدریس میں کارآمد ثابت ہو سکتا ہے۔ ہم تختہ سیاہ پر ریاضی کے سوالات حل کرتے ہیں۔ سبق کے اہم نکات لکھتے ہیں۔ نقشے، گراف اور تصویریں بناتے ہیں۔ استاد کتنا ہی تجربہ کار ہو اسے فن تفریر میں کتنی قدرت ہو جب تک وہ تختہ تحریر کا استعمال نہیں کرے گا تدریس واضح اور موثر نہیں ہو گی۔ جب مہنگا سمعی بصری مواد دستیاب نہ ہو تو تختہ تحریر استاد کیلئے ایسا سہارا ہے جس پر پورا اعتماد کیا جاسکتا ہے۔

تاریخ کا استاد اپنے سبق کا خاکہ تختہ تحریر کی مدد سے تیار کر سکتا ہے۔ تختہ تحریر پر لکھنا یا ڈرائنگ کرنا ایک فن ہے۔ اگر استاد ذرا سی توجہ اور محنت سے مشق کر لے تو یہ کام نہایت ہی کامیابی سے انجام دے سکتا ہے۔ تختہ تحریر کیلئے ضروری چیزیں چاک، جھاڑن، پیانہ وغیرہ جماعت میں آنے سے پہلے فراہم کر دینی چاہئیں تاکہ پڑھاتے وقت پریشانی اور بد نظمی کا سامنا نہ ہو۔ تختہ تحریر کو دلکش بنانے کیلئے رنگ دار چاک بھی استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اسے انگلی یا ہاتھ سے صاف نہیں کرنا چاہیے۔ استاد کبھی بھی تختہ تحریر کے درمیان کھڑا نہ ہو۔ ذرا ایک طرف کھڑا ہو کر کسی چھڑی یا پیانے سے مواد کی طرف اشارہ کرے۔ الفاظ خوشخط لکھے، خاکے، نقشے اور شکلیں بڑے سائز میں بنائے۔ تختہ تحریر پر شکلیں بنانے سے پہلے مشق کر لے۔

2- **تختہ اطلاعات (بلیٹن بورڈ):** تختہ اطلاعات پر تعلیمی اہمیت کی تصویریں یا تراشے لگائے جاتے ہیں۔ یہ طلبہ کیلئے بے حد کارآمد ہوتا ہے۔ یہ تختہ موٹے گتے، کارک یا نرم لکڑی سے تیار کیا جاتا ہے۔ اسے دلکش بنانے کیلئے اس پر کوئی خوش نما رنگ کر دیا جاتا ہے۔ تختہ اطلاعات پر مدرسے کی خبریں، اطلاعات و اشتہارات، کتابچے، کارٹون، اخبار کے تراشے، ڈرائنگ، گراف، نقشے، تصاویر، تصویری پوسٹ کارڈ وغیرہ لگائے جاتے ہیں۔ اس کے ذریعے ہم کسی اہم ملکی واقعے مثلاً سیلاب، جنگ، شخصیت کا دورہ وغیرہ کو مشہر کر سکتے ہیں۔ مختلف اداروں اور انجمنوں کی کارگزاری کو ظاہر کر سکتے ہیں۔ نئی کتابوں کا تعارف پیش کر سکتے ہیں۔ بچوں کے مشاغل کی نمائش بھی اس کی مدد سے ہی ہو سکتی ہے۔

بلیٹن بورڈ ایسی جگہ رکھا جائے جہاں روشنی ہو۔ طلبہ کی آمد و رفت ہو اور اس پر نظر پڑ سکے۔ اسے برآمدہ لائبریری، ہال، ڈیوڑھی، تجربہ گاہ یا کمرہ جماعت میں کہیں بھی لٹکایا جاسکتا ہے۔ اسے مختلف مواد سے بھر دینا درست نہیں۔ چیزیں کم ہوں مگر ان کی نمائش سلیقے، ترتیب اور صفائی سے کی جائے۔ اسے مردہ اور بے مصرف ہونے سے صرف اسی صورت میں بچایا جاسکتا ہے کہ اس پر چسپاں مواد کو بدلنا جاتا رہے۔ اس پر جو مواد بھی پیش کریں اس پر مختصر الفاظ میں عنوان ضرور لکھیں۔ بچوں کی حوصلہ افزائی کی جائے کہ وہ بلیٹن بورڈ کیلئے مواد تیار کریں اور نمائشی مواد بھی خود ہی چسپاں کریں۔

3- **فلائین بورڈ:** فلائین بورڈ کا بنانا اور استعمال کرنا دونوں ہی آسان ہیں۔ ایک پلائی وڈ یا کارڈ بورڈ کا بڑا تختہ لے کر اس پر رنگدار فلائین پنوں کی مدد سے لگا دیں۔ بورڈ تیار ہو جائے گا۔ یہ چھوٹے اور بڑے طلبہ کیلئے یکساں طور پر مفید ہے۔ اس پر ضرورت اور موقع کے مطابق کاغذ کے کٹے ہوئے حروف، تصاویر، گراف وغیرہ چسپاں کئے جاتے ہیں اور جب چاہیں آسانی سے ہٹائے جاسکتے ہیں۔ بچوں کو سچے اور گنتی سکھانے، کسی کہانی یا واقعے کو مختلف تصاویر سے ظاہر کرنے یا کسی عمل یا تجربے کے مختلف اجزاء کو واضح کرنے کیلئے فلائین بورڈ سے بہتر بصری مواد ممکن نہیں۔

4- چارٹ: ہمارے مدارس میں چارٹ کا استعمال بہت زیادہ ہوتا ہے۔ چارٹ ہر مضمون اور ہر عنوان کیلئے مفید بصری مواد بنتے ہیں۔ یہ تصویری یا رنگین بھی ہو سکتے ہیں اور سادہ بھی۔ ان کے ذریعے سبق کا خلاصہ یا خاکہ بھی پیش کیا جاسکتا ہے اور چیزوں کے درمیان مشابہت اور اختلاف کو بھی ظاہر کیا جاسکتا ہے۔ ٹائم چارٹ واقعات کو زمانی تسلسل سے پیش کرتا ہے مثلاً ایک ٹائم چارٹ پر ہم ان شخصیتوں کے نام اور کام سن وار لکھتے ہیں جنہوں نے تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا۔ شجراتی چارٹ میں کل عمل یا مواد کو اجزاء کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔ مثلاً اسم کے بارے میں معلومات دیتے ہوئے اسم کو جڑ یا تنے سے ظاہر کریں اور اسم کی قسموں کو شاخوں کی صورت میں۔ اگر استاد زمین پر تبدیلیاں لانے والے کارکنوں کے بارے میں بتانا چاہتا ہے تو دھند، کھرباش، ہوا، شبنم، پالا، دریا، گلیشیرز اور آئس برگ کے علیحدہ علیحدہ چارٹ بنائیں جائیں تو یہ سب مل کر فلپ چارٹ کہلائیں گے۔ چارٹ سادہ لوح اور واضح ہونے چاہئیں۔ استاد چارٹ خود تیار کرے اور اس سلسلے میں بچوں کی حوصلہ افزائی بھی کرے۔

5- گراف: گراف عددی معلومات دینے کا سب سے مفید ذریعہ ہے۔ اسے ریاضی کے اصولوں کے تحت بنایا جاتا ہے۔ گراف کسی مواد کی وضاحت نقطوں، لکیروں یا شکلوں سے کرتا ہے۔ گراف پر ایک نظر ڈالنے سے مختلف چیزوں کا آپس میں مقابلہ، موازنہ اور تناسب فوراً سمجھ میں آ جاتا ہے۔ سادہ لکیروں سے جب کوئی مقدار ظاہر کرتے ہیں تو یہ لائن گراف کہلاتا ہے۔ مریض کا دن رات ٹمپریچر لائن گراف سے ظاہر کیا جاسکتا ہے۔ بار گراف رنگدار مستطیلی بیٹیوں سے مواد کی وضاحت کرتا ہے مثلاً ایک گھر کا ماہانہ خرچ، لباس، خوراک، تفریح، ٹیکس وغیرہ کو علیحدہ اونچی نیچی بیٹیوں کی صورت میں دکھایا جاسکتا ہے۔

6- نقشے: انسان پیدا ہوتے ہی نقشوں کی دنیا میں قدم رکھتا ہے۔ بہت چھوٹا بچہ جب اپنے ارد گرد انسان، حیوان، کرسیاں، میز، دروازے، کھڑکیاں اور دوسری اشیاء دیکھتا ہے تو ان کی جسامت، ان کی جگہ اور سمت ان میں موجود رشتے، یکسانیت یا اختلاف کو محسوس کرتا ہے۔ نقشے کو ایک ماہر تعلیم نے ”انسانی وجود کا انسائیکلو پیڈیا“ کہا ہے۔ نقشہ سطح زمین کو لکیروں کی صورت میں پیش کرتا ہے۔ یہ کسی جگہ شہر یا ملک کی جسامت، شکل اور موقع کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ آبادی، خشکی، تری، جانور، زرعی پیداوار، موسم، معاشی وسائل وغیرہ کی صحیح اور واضح تصویر بناتا ہے۔

نقشے کی تعلیمی اہمیت کے پیش نظر استاد کا فرض ہے کہ بچوں کو نقشے کا مطالعہ کرنا سکھائے، خاکوں کو پر کرنے کی تربیت دے، انہیں اپنے ہاتھ سے نقشے بنانے کی مشق کرائے تاکہ وہ اپنے ماحول اور دنیا کے بارے میں مفید معلومات فراہم کر سکیں۔ ہمارے مدارس میں عام طور پر سادہ یا فلیٹ نقشے استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان میں زمین کی سطح اپنے اصل رنگ میں نظر آتی ہے۔ گلوب بھی نقشے ہی کی ایک بہتر شکل ہے۔ ماہرین گلوب کو نقشے پر ترجیح دیتے ہیں کیونکہ اس کی شکل زمین کی طرح گول ہوتی ہے اور اس کی مدد سے دی گئی معلومات زیادہ صحیح اور ٹھوس ہوتی ہیں۔

7- اصل اشیاء اور ماڈل: کوئینٹس نے لکھا ”اصل شے بچوں کے سامنے پیش کر دو، لمبی تشریحوں کی ضرورت نہیں“۔ استاد کو چاہیے کہ اپنے سبق کو مؤثر بنانے کیلئے مناسب موقعوں پر اصل اشیاء کا استعمال کرے۔ یہ اشیاء بات کو بالکل واضح کر دیتی ہیں۔ جس شخص نے کبھی ”دریا“ کا رخا نہ یا پہاڑ نہ دیکھا ہو وہ ان اشیاء کے بارے میں کبھی بھی واضح شعور نہیں رکھ سکتا۔ معلومات حاصل کرنے کا سب سے مؤثر ذریعہ براہ راست تجربات ہیں یعنی بچے کو اگر ہل چلانا سکھانا ہو تو اسے کھیت میں لے جا کر ہل چلانے کا موقع دیا جائے۔ یہ طریقہ سب سے زیادہ کارآمد اور ٹھوس ہے لیکن ساری معلومات اس طرح دینا مدرسے اور استاد کیلئے ناممکن ہے۔ ایسی اشیاء جن تک ہم وسائل کی کمی کی وجہ سے براہ راست نہیں پہنچ سکتے اور جو بچے کے مشاہدے اور تجربے کی حدود میں آسانی سے نہیں آ سکتیں۔ ہم ان کیلئے ماڈل استعمال کرتے ہیں۔ ماڈل چھوٹے پیمانے پر اصل شے کی کامیاب نقل ہوتی ہے۔ ماڈل تدریس کو واضح اور مفید بناتے ہیں۔

اگر ہم ایسے شفاف بنائیں جن میں سے روشنی گزرے تو ماڈل کے اندر نی حصے پوری طرح نظر آئیں۔ یہ ایکسرے ماڈل ہوگا، انسانی جسم یا کسی مشین کا ایکسرے ماڈل بن سکتا ہے۔ تیسرے وہ ماڈل ہیں جو باقاعدہ کام کرتے اور حرکت کرتے نظر آتے ہیں مثلاً لائن پر چلتی گاڑی کا ماڈل، ٹریفک کنٹرولر کا ماڈل، چلتا ہوا چھوٹا سا انجن، یہ کسی عمل کو سمجھانے کیلئے بے حد مفید ثابت ہوتا ہے۔

8- تصاویر: استاد طلبہ کو ہر اہم جگہ کی سیر نہیں کرا سکتا۔ بعض اوقات اصل اشیاء یا ان کے ماڈل بھی فراہم نہیں ہو سکتے۔ ایسی صورت میں اشیاء اور مقامات کی تصویریں مفید ثابت ہوتی ہیں۔ تصویریں بہت ہی سستے بصری مواد میں شامل ہیں۔ انہیں استاد اور طلبہ آسانی سے حاصل کر سکتے ہیں۔ تصویریں دکھانے سے پہلے تصدیق کر لینی چاہیے کہ اصل کی ہو بہو نقل ہے یا نہیں۔ اسی طرح تصویریں رنگین اور دلکش ہوں۔ سائز میں خاصی بڑی ہوں تاکہ طلبہ انہیں واضح طور پر دیکھ سکیں اور ان سے لطف اندوز ہو سکیں۔ استاد ایک بات کا خاص طور پر خیال رکھے کہ تصویروں کو خواہ مخواہ سبق میں نہ ٹھونسے۔

9- فلم یا متحرک تصویریں: فلم کی تعلیمی اہمیت یقیناً بہت زیادہ ہے لیکن ہمارے ہاں وسائل کی کمی کی وجہ سے مدارس میں متحرک تصاویر کا استعمال نہ ہونے کے برابر ہے۔ تعلیمی اہمیت کی فلموں سے استفادہ کئی طرح سے کیا جاسکتا ہے۔ ہم بچوں کو سینما میں لے جا کر کارآمد اور مفید فلم دکھا سکتے ہیں۔ محکمہ اطلاعات یا محکمہ تعلیم مدرسوں میں ایسے فلم شو دکھا سکتا ہے۔ ہمارے مدارس میں ابھی یہ صورت حال نہیں ہے۔ اس سلسلے میں مختلف محکموں اور اداروں سے مدد لینا پڑتی ہے۔ جن ممالک میں فلم کو تعلیم و تدریس میں باقاعدہ استعمال کیا جا رہا ہے وہاں کے مطالعے ظاہر کرتے ہیں کہ فلم کی بدولت بچے تعلیم میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں، وہ سیکھنے کیلئے آمادہ ہو جاتے ہیں۔ دن رات کا پیدا ہونا، موسموں کا تغیر و تبدل، اسلامی کانفرنس کا حال یا سائنس کا کوئی تجربہ فلموں کے ذریعے واضح بھی ہو جاتا ہے اور بچے مسلسل توجہ اور دلچسپی کا اظہار بھی کرتے ہیں۔

10- ریڈیو، ٹیپ ریکارڈر: ریڈیو ہر چھوٹے بڑے کیلئے دلچسپی اور کشش کا سامان فراہم کرتا ہے۔ ریڈیو کی تعلیمی افادیت اتنی زیادہ ہے کہ اسے کمرہ جماعت یا مدرسے میں پورے اعتماد سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ایک ماہر تعلیم کے الفاظ میں ”ریڈیو صرف تعلیم میں اضافہ نہیں، ریڈیو محض تعلیمی اہمیت کے لحاظ سے بہت بڑی شے نہیں بلکہ ریڈیو تعلیم ہے۔“ ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ ریڈیو نشریات کے تعلیمی امکانات بہت وسیع ہیں۔ دوسرا ان مدرسوں میں جہاں ریڈیو سیٹ موجود ہوں مفید ریڈیو پروگرام ٹائم ٹیبل کا حصہ بنائے جاسکتے ہیں۔ جماعتیں اپنے اپنے کمروں میں بیٹھی انہیں سن سکتی ہیں۔ ریڈیو نشریات سے خدمت لینے کا یہی طریقہ مفید اور اہم ہے کیونکہ بیرون از مدرسہ نشریات اکثر بچے نہیں سنتے۔ مدرسہ میں اگر باقاعدہ انتظام ہوگا تو بچے ان نشریات سے پورا پورا فائدہ اٹھا سکیں گے۔ نشریات سے تدریسی خدمات لینے کیلئے تین اقدام پیش نظر ہوں گے:

1- تیاری 2- سماعت 3- بحث یا اظہار خیال

استاد کو پہلے سے علم ہو کہ جو بات ریڈیو پر نشر ہو رہی ہے کیا ہے؟ اس کی اہمیت اور افادیت کیا ہے؟ پھر بچوں کو ذہنی طور پر تیار کرنے کیلئے پروگرام نشر ہونے سے پہلے استاد نشری سبق کے بارے میں تعارف کرائے۔ بچوں کو پروگرام کے مواد کے بارے میں چند باتیں ضرور بتائے تاکہ سماعت کیلئے بچوں کے ذہن میں بنیاد بن جائے۔ جب بچے پروگرام سن رہے ہیں تو کمرے میں مکمل خاموشی اور نظم و ضبط ہو۔ اس طرح بچے کی معلومات میں جو کمی محسوس ہو، استاد کو چاہیے کہ وہ اسے پورا کرے۔ ریڈیو کی طرح ٹیپ ریکارڈر بھی اہم سمعی معاون ہے۔ یہ استاد اور شاگرد دونوں کیلئے یکساں طور پر مفید ہے۔ استاد اپنی تقریر یا انداز تدریس کو ریکارڈ کر کے اپنی خامیوں کے بارے میں صحیح اندازہ لگا سکتا ہے۔ ٹیپ ریکارڈر میں بہت سے اہم پروگرام، ڈرامہ اور تقاریر، کوئز، نظمیں وغیرہ محفوظ کئے جا سکتے ہیں اور استاد حسب ضرورت انہیں جماعت میں استعمال کر سکتا ہے۔ ٹیپ ریکارڈر سے تدریس زیادہ جاندار اور دلچسپ بن سکتی ہے اور یہ بچوں کی انتہائی دلچسپی کا سامان بھی فراہم کرتا ہے۔

11- تعلیمی سیاحت: اگر ہم سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کمرہ جماعت سے باہر کسی جگہ طلبہ کو اس خاطر لے جاتے ہیں کہ ان کی معلومات میں اضافہ ہو تو اس عمل کو تعلیمی سیاحت کہا جاتا ہے۔ یہ سیر مدارس کی چار دیواری کے اندر بھی ہو سکتی ہے مثلاً بچوں کو سکول بک شاپ، سکول کا عجائب گھر یا سکول سٹور دکھانا۔ یہ سیاحت مدرسے کی عمارت سے تھوڑے فاصلے پر موجود چیزوں کے مشاہدے سے متعلق بھی ہو سکتی ہے مثلاً کسی باغ، فارم یا سٹور کا مشاہدہ۔

جس مقام یا ادارے کی سیر مطلوب ہو اس کے افسر اعلیٰ سے تاریخ اور وقت طے کر لیا جائے۔ اگر طلبہ زیادہ ہوں تو انہیں دو تین گروہوں میں تقسیم کر دیا جائے تاکہ گائیڈ کی دی ہوئی معلومات ان تک پوری طرح پہنچ جائیں اور بد نظمی پیدا نہ ہو۔ استاد کو چاہیے کہ سکول میں واپس آ کر سوال جواب کے ذریعے سیاحت کی کامیابی کا جائزہ لے۔ اگر ان کی معلومات میں خلایا کی نظر آئے تو استاد اسے پورا کرے۔

12- تمثیل کاری: بچہ فطری طور پر کھیل کو پسند کرتا ہے۔ وہ عملی کام میں بھی دلچسپی لیتا ہے۔ کہانیاں، مکالمے اور نظمیں بھی اس کیلئے اپنے اندر دلکشی رکھتے ہیں۔ بچے میں خود نمائی کی جبلت بھی موجود ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ دوسرے اس کے کام کو دیکھیں اور تعریف کریں۔ ڈرامے میں یہ ساری باتیں یکجا ہوتی ہیں۔ ڈرامہ دیکھنے سے بچوں کی بہت سی نفسیاتی الجھنیں مثلاً شرمیلا پن، احساس کمتری، جھجک اور خوف دور ہوتی ہیں۔ ڈرامہ زبان دانی، آواز پر قابو پانے اور چہرے پر خاص تاثرات پیدا کرنے کی تربیت دیتا ہے۔ ڈرامہ دس منٹ کا بھی ہو سکتا ہے اور دو گھنٹے کا بھی۔ کسی نظم یا کہانی کو مکالمے کی صورت میں بھی پیش کیا جاسکتا ہے اور کسی تاریخی واقعے کو کھیل کی صورت میں بھی دکھایا جاسکتا ہے۔ کتاب میں دی ہوئی کسی کہانی یا عام زندگی کے موضوع سے بھی تمثیل تیار کی جاسکتی ہے اور کسی بنی بنائی تمثیل کو بھی سٹیج کیا جاسکتا ہے۔

13- عملی مظاہرے: یہ درست ہے کہ بچہ اگر خود عملی تجربہ کرے تو تعلیم زیادہ پائیدار ہوتا ہے لیکن ہمارے ہاں طلبہ کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے اور سامان بہت کم۔ اسی طرح اگر طلبہ کو براہ راست تجربہ کرنے کا موقع دے بھی دیا جائے تو بہت زیادہ وقت صرف ہوتا ہے۔ بچے سامان توڑتے پھوڑتے ہیں۔ نظم و ضبط کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے اور پھر یہ بھی یقین نہیں ہوتا کہ بچے تجربہ صحیح طور پر مکمل کر سکیں گے یا نہیں۔ ہر قسم کی مہارت میں استاد کے عملی مظاہرے کی ضرورت پڑتی ہے۔ کوئی ماڈل بنانا ہو، لکھنا یا پڑھنا سکھانا ہو، سینا پر رونا، کاغذ یا گتہ کا ٹٹا، خانہ داری کا کام یا عملی فنون کی کوئی صورت ہو، استاد جب تک مظاہرہ نہ کرے بات بچے پر واضح نہیں ہوتی۔ یوں تو ہر مہارتی سبق میں عملی مظاہرے کی ضرورت ہوتی ہے تاہم سائنس کی تدریس میں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔

کامیاب عملی مظاہرے کی چند شرائط ہیں۔ مظاہرے میں استعمال ہونے والے سامان کا بندوبست کیا جائے اور یہ سارا سامان مظاہرے کی میز پر ہو۔ میز خاصی اونچی ہونا کہ طلبہ مظاہرے کو پوری طرح دیکھ سکیں۔ تجربہ کرتے ہوئے استاد سوالات کے ذریعے تختہ سیاہ پر اشارات لکھتا جائے اور بچوں کو مشاہدہ کرنے، سوال کرنے اور نوٹس لینے کیلئے خاصا وقت دے۔ استاد کو تجربے کے ہر حصے کا اچھی طرح علم ہو کیونکہ تجربے میں اس کی ناکامی بچوں پر بہت ناگوار اثر چھوڑتی ہے۔

سوال 5: (ا) پرائمری سطح پر اردو زبان کی تدریس کے مقاصد بیان کریں۔

بلال بک سنٹر 0321-4106060

جواب: پرائمری سطح پر اردو زبان کی تدریس: اردو کا مضمون پہلی جماعت سے ہی قومی تعلیمی مقاصد کو مد نظر رکھ کر پڑھایا جاتا ہے۔ ہر جماعت کے معیار کو مد نظر رکھ کر کتابیں لکھی گئی ہیں، البتہ تدریس کے مقاصد تقریباً تمام جماعتوں میں یکساں ہیں، صرف معیار کا فرق ہے۔ اردو تدریس کے ان مقاصد کو ہم مندرجہ ذیل گروہوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

- 1- لسانی بنیادی مہارتوں کی تعلیم جس میں سننا، بولنا، پڑھنا اور لکھنا شامل ہے۔
- 2- مذہبی قدروں کا تحفظ جس میں مذہب کے بارے میں بنیادی معلومات دینے کی کوشش کی گئی ہے۔
- 3- تکریم محنت اور معاشرتی قدریں۔ اس میں بچوں میں اپنا کام خود کرنے کا شوق پیدا کرنا، ملک و قوم کی ترقی کیلئے محنت کا جذبہ پیدا کرنا اور کامیاب معاشرتی زندگی کی تیاری اور معاشرتی قدروں کی پہچان شامل ہے۔

(ب) اردو زبان کی تدریس کیلئے کون سی ہم نصابی سرگرمیوں کا اہتمام کیا جاسکتا ہے؟ مثالوں کی بلال بک سنٹر 0321-4106060 مدد سے بیان کریں۔

جواب: ہم نصابی سرگرمیوں کی اقسام: ہم نصابی سرگرمیاں بیشتر ہیں، آسانی کی خاطر ان کو موضوعات کے لحاظ سے تقسیم کیا جاتا ہے۔ اسکول اور تعلیمی ادارے اپنی مالی اور اقتصادی حیثیت کے اعتبار سے ان سرگرمیوں کو اپنے اداروں میں اختیار کرتے ہیں۔ بعض تعلیمی ادارے اپنے فلسفہ تعلیم کے مطابق ہم نصابی سرگرمیاں انجام دیتے ہیں۔ ذیل میں ہم نصابی سرگرمیوں کی قسمیں واضح کی جا رہی ہیں:

ادبی و علمی سرگرمیاں: اس میں مندرجہ ذیل سرگرمیاں شامل کی جاتی ہیں:

- 1- مختلف شعراء اور ادیبوں کے یوم کی محفلیں۔
- 2- شعر و شاعری کی انجمنیں اور محفلیں۔ اسکول طلبہ شاعروں کا مشاعرہ۔
- 3- بیت بازی کے مقابلے۔
- 4- ادبی موضوعات پر تقریری مقابلے۔
- 5- علمی اور معلوماتی موضوعات پر مباحثے، مذاکرے مختلف مضامین کی انجمنیں۔
- 6- ادبی شہ پاروں کی بلند خوانی کے مقابلے۔
- 7- ادبی نیلام گھر جس میں ادب پر مبنی سوالات کے جوابات حاصل کئے جائیں۔
- 8- تختہ سیاہ پر تحریر کا مقابلہ۔
- 9- مختلف شعراء اور ادیبوں کی حیثیت کا تجزیہ ادبی عدالت میں۔
- 10- افسانوی ادب اور ناولوں پر تبصرے اور تنقیدیں۔
- 11- ڈرامہ کے اقتباسات کو ڈرامائی انداز میں ادا کرنے کا مقابلہ۔
- 12- اسٹیج پر کوئی ڈرامہ کھیلنا۔
- 13- ادبی ڈراموں کے کردار کی نقل پیش کرنا۔
- 14- ناولوں کے اقتباسات کی جانچ کرنا یعنی ناولوں کے مصنف کو دریافت کرنا۔
- 15- طلبہ کے تحریر کردہ افسانوں اور کہانیوں کا مقابلہ۔ دیواری میگزین اور اخبار کی اشاعت۔

☆☆☆☆☆☆